محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۷ دسمبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کل کی نسبت آج بہتر ہے شام کو تھوڑی دیر کے لئے پسینے شروع ہو گئے تھے۔ مگر خدا کے فضل سے جلد آرام آ گیا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

اسلام کی خاطر زندگی وقف کرنیوالے پہلے امریکی نومسلم کا لنڈن میں استقبال

لنڈن ۱۷ دسمبر۔ کل مسجد احمدیہ لنڈن میں مکرم رشید احمد صاحب کے اعزاز میں محفل استقبال منعقد کی گئی۔ آپ وہ پہلے امریکی نومسلم ہیں جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ آپ اعلیٰ اسلامی تعلیم اور مزید تربیت حاصل کرنے کی غرض سے لنڈن ہوتے ہوئے پاکستان آ رہے ہیں۔ (اے۔ پی۔ آر)

”میں عوام کا خادم ہوں حاکم نہیں“

جوگجاکارتا ۱۷ دسمبر۔ ڈاکٹر سوکارنو نے جنہیں کل جمہوریہ انڈونیشیا کی آزاد حکومت کا پہلا صدر منتخب کیا گیا تھا آج اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا میں عوام کا خادم ہوں حاکم نہیں میں خدا تعالےٰ کی اطاعت اور آپ لوگوں کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ انڈونیشیا کے باشندوں کو چاہیئے کہ وہ انڈونیشیا کی آزاد مملکت کو مستحکم و خوشحال بنانے کے لئے نہایت تندہی سے کام کریں۔

فولاد کے امریکی وفد کی واپسی

کراچی ۱۷ دسمبر۔ امریکہ سے فولاد کے متعلق بات چیت کے لئے جو وفد پاکستان آیا ہوا تھا آج چھ ہفتے کے قیام کے بعد امریکہ واپس روانہ ہو گیا۔ وفد کے ممبران نے اس عرصہ میں پاکستان کے اہم تجارتی مرکزوں کا دورہ کیا۔ اور متعلقہ افسران اور صنعت کاروں سے بات چیت کے علاوہ فولادی ترقی کے متعلق حالات کا مکمل جائزہ لیا۔ یہ وفد امریکہ واپس پہونچنے کے بعد اپنے دورے کے متعلق مفصل رپورٹ تیار کر کے حکومت پاکستان کو ارسال کریگا۔

الاٹمنٹوں سے حاصل ہونے والی آمدن کا نیک مصرف

لاہور ۱۷ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کے وزیر مالیات وصنعت وحرفت آنریبل شیخ صادق حسن نے اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ مسلم لیگ کے امدادی فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے۔ کہ مہاجر ہونے کی حیثیت سے انہوں نے اپنے نام جو الاٹمنٹیں کرائی ہوئی ہیں ان سے حاصل ہونے والی تمام آمدن ٹیکس وضع کرنے کے بعد محتاج خانوں اور غربا کی امداد کے لئے وقف رہے گی۔

کشمیر کمیشن کی رپورٹ پر سلامتی کونسل کے رسمی اجلاس میں بحث کا آغاز

لیک سکیس ۱۷ دسمبر۔ آج رات یہاں سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں کشمیر کمیشن کی رپورٹ پر غور و خوض کیا جائیگا۔ آج کے اجلاس میں کشمیر کے صدر رسمی طور پر رپورٹ پیش کریں گے۔ اور اپنے تاثرات بھی بیان کرینگے اجلاس میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے بھی شریک ہو رہے ہیں۔ لیکن انہیں آج تقریر وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ رپورٹ پر اصل بحث پیر کے روز سے شروع ہوگی۔ ایک طرف سلامتی کونسل کے ممبر اور دوسری طرف پاکستان اور ہندوستان کے نمائندے رپورٹ کے متعلق ایک دوسرے کے ساتھ غیر رسمی بات چیت میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ سلامتی کونسل کے صدر جنرل میکناٹن اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کے درمیان ایک ملاقات ہو چکی ہے۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہی یہ بات چیت رسمی نوعیت کی تھی۔ اس میں بحث کا موضوع صرف کمیشن کی رپورٹ تک ہی محدود نہیں تھا۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ سلامتی کونسل کے صدر دونوں حکومتوں کو ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب آنے کا موقعہ دینے کی خاطر رپورٹ پر اصل بحث کو اگلے ہفتے کے وسط تک ملتوی کر دینگے

دیہات میں مہاجرین کے لئے رہائش کے نئے انتظامات

لاہور ۱۷ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان مہاجرین کو جنہیں دیہات میں زمینیں الاٹ ہوئی ہیں لیکن اب تک ان کے لئے وہاں کوئی مکان مہیا نہیں ہوئے۔ انہیں اپنے اخراجات پر نئے مکان تعمیر کرنے کی غرض سے خالی جگہیں الاٹ کی جائیں خالی جگہوں کی الاٹمنٹ فی الحال صرف تین سال کی میعاد کے لئے ہوگی۔ اور الاٹیوں سے عطا شدہ جگہوں کا کوئی کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا۔ (سرکاری اطلاع)

کراچی ۱۷ دسمبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان آج بذریعہ ہوائی جہاز صوبہ سرحد کا دورہ ختم کرنے کے بعد واپس کراچی پہنچ گئے

کتابیں پیش کرنے کی آخری تاریخ

لاہور ۱۷ دسمبر۔ تمام متعلقہ اشخاص کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے کتابوں سے متعلق مشاورتی بورڈ کے سیکرٹری کے پاس مڈل کلاسوں کے لئے اردو زبان کی کتابیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۵۰ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ جس کے بعد تاریخ میں مزید توسیع نہیں کی جائے گی۔ (سرکاری اطلاع)

چاولوں کے پرچون نرخ

لاہور ۱۷ دسمبر۔ کنٹرولر لاہور نے ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء سے لاہور کے راشن بند علاقے میں چاول کے حسب ذیل پرچون نرخ مقرر کئے ہیں۔

(۱) چاول قسم اول ۲۱-۲-۶ روپے فی من
(۲) ” دوم ۱۴-۱۲-۶ ”

گندم آٹا گندم اور چینی کے موجودہ نرخوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

ربوہ میں عالمی سطح پر ایک نمائندہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ

دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی جماعتوں کے دو دو نمائندے شریک ہونگے

لاہور ۱۷ دسمبر۔ ”اسٹار“ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے پاکستانی مرکز ”ربوہ“ میں عالمی سطح پر ایک نمائندہ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ کے با اثر نمائندے شرکت کریں گے۔ یہ کانفرنس دنیا کے موجودہ حالات کا جائزہ لے گی۔ اور اس کی روشنی میں اس امر پر غور کرے گی۔ کہ دنیا کے دور دراز علاقوں میں تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام کو زیادہ مستحکم اور موثر بنانے کے لئے کن تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جتنے بھی تبلیغی مشن قائم ہیں۔ ان کے ایک ایک نمائندے کے علاوہ برطانیہ یورپ امریکہ افریقہ اور مشرق وسطی و مشرق بعید کے تمام ممالک کے دو دو نمائندے بھی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے پاکستان آئیں گے۔ یہ نمائندے لازمی طور پر بیرونی ممالک کے اصل باشندے ہوں گے۔ کانفرنس جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے کے بعد جو اس ماہ کی ۲۶ سے ۲۸ تاریخ تک ہونے والا ہے۔ آئندہ سال کے دوران میں کسی مناسب وقت پر منعقد کی جائے گی۔ معین تاریخوں کا اعلان بعد میں ہوگا۔

درخواست دعا! میرا نوجوان بیٹا عبد الرحیم شبابی کام بیمار ہے۔ کل اس کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں کروایا گیا ہے۔ میں اپنے مخلص احمدی صحابہ وصحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاص کر قادیان کے درویش بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کی صحت اور مفید سلسلہ زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔ سکینۃ النساء اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

بحضور مصلح موعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

سلام اے میرزا محمود احمد اے دُرِ یکتا
سلام اے رونق گلزار احمد اے گل رعنا

خدا کے فضل و رحمت فتح و نصرت کا نشاں تو ہے
وجیہ و پاک ہے دل کا حلیم و مہرباں تو ہے

سلام اے خادم کعبہ سلام اے عاشق قرآں
سلام اے حسن و احساں میں مثیل مہدیٔ دوراں

زہے قسمت تو ہر دم مہبطِ انوار رہتا ہے
محمد مصطفےٰ کے عشق میں سرشار رہتا ہے

سلام اے رفضلِ رحمانی سلام اے قدرتِ ثانی
سلام اے شاہ روحانی سلام اے مرد سامانی

ترے نفس مسیحی سے شفا پائی ہزاروں نے
ترا انکار کر کے بھی سزا پائی ہزاروں نے

سلام اے مصلح موعود اے محبوب ربانی
سلام اے پیکرِ عفت مجسم پاکدامانی

چمک دیکھی ہے تیری چاند نے سورج نے تاروں نے
لیا ہے رنگ و رخ تجھ سے چمن کے لالہ زاروں نے

سلام اے ابن ام المومنین نصرت جہاں بیگم
کہ جس کی ذریت کو حق نے فرمایا یُطَھِّرَکُمْ

اولوالعزمی تری زینت ظفرمندی تری دولت
ذہانت عفو و شفقت دور اندیشی تری خلعت

سلام اے ناخدائے کشتیٔ دینِ رسول اللہ
سلام اے عارفِ اسرار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

جہاں تو ہو وہاں سے اہلِ باطل بھاگ جاتے ہیں
شرافت کے رواداری کے قاتل بھاگ جاتے ہیں

ترے خدام نے دجال کا مونہہ موڑ ڈالا ہے
صلیبی لشکروں کا زورِ باطل توڑ ڈالا ہے

نہ بھولے گا کبھی انسان تیرے لطف و احساں کو
جگایا تیری ہمت نے جہاں کے ہر مسلماں کو

زمین و آسماں شاہد ہیں تیرے کارناموں پر
عدوِ تیرہ باطن دم بخود ہیں تیرے کاموں پر

ترقی ملتِ بیضا کی اب ہے تجھ سے وابستہ
ہدایت غیر قوموں کی بھی اب ہے تجھ سے وابستہ

علومِ ظاہری و باطنی میں تو ہے لاثانی
نہیں روئے زمیں پہ تجھ سا کوئی مردِ حقانی

زمیں کے کونے کونے میں تجھے شہرت ہوئی حاصل
قیادت میں تری اسلام کو شوکت ہوئی حاصل

سلامت ہو تو اے مرد سلامت اے مرے آقا
سلامت ہو تو اے ٹوٹے دلوں کے ملجاء و ماویٰ

ترا صدیق ہے محتاجِ نورِ شمع ایماں
نظر لطف و کرم کی ہو ادھر بھی یوسفِ ثانی

محمد صدیق امرتسری (سابق مبلغ سیرالیون)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

(۱) خدا ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔
(۲) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔
(۳) کلمہ، نماز، روزہ اور حج ارکان اسلام ہیں
(۴) قرآن کلام الٰہی ہے جو رسول پہ اتارا گیا۔
(۵) مسلمانوں کا قبلہ کعبۃ اللہ ہے۔

ان بنیادی عقائد سے کسے اختلاف ہو سکتا ہے؟ تو پھر کیا ہم اس اساس پر متحد و متفق نہیں ہو سکتے؟ ان کے علاوہ اگر کسی کے کچھ اور فروعی عقائد ہیں تو انہیں اتحاد اسلامی کے راستہ میں سنگِ گراں بننے کیوں دیا جائے؟ اس قسم کی تفرقہ انگیزی اور فرقہ بندی سے بہت بلند و بالا ہو کر ہم نے پاکستان حاصل کیا تھا اور آج پاکستان کو مستحکم و مضبوط بنانے کی بجائے اگر ہم بدقسمتی سے پھر فرقہ بندی کی طرف مائل ہو جائیں تو ہمارا یہ عمل شجرِ پاکستان پہ کلہاڑے کا کام کرے گا۔ ہمارے لئے صرف یہی کافی ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ قرآن ہمارا رہنما ہے اور رسول اکرمؐ کی زندگی اور اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعلِ ہدایت۔ اسلام نے ہمیں صرف خود اپنے اور اپنے ہم جنس ہی کے ساتھ نہیں بلکہ پوری کائنات کے ساتھ پُر امن طریق زندگی اور ان سے ہم آہنگی کے ساتھ رہنے سہنے اور اس طرح خدا کی وحدت کا عملی مظاہرہ کرنے کا طریقہ سکھایا ہے۔

مسلمان کا ہر چھوٹے سے چھوٹا عمل امن ہم آہنگی اور یگانگت کے نقطۂ نظر سے ہونا چاہیئے۔ قرآن نے جا بجا اتحاد و اتفاق کا درس دیا ہے اور حبل اللہ کو تھامے رہنے کی ہدایت کی ہے

مسلمانانِ پاکستان سے ہماری یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ تاریخ کے ان نازک لمحات میں جبکہ استحکام پاکستان کیلئے اتحاد ملی بہت ضروری ہے۔ اپنی صفوں میں پھوٹ پڑنے نہ دیں۔ فروعی اختلافات کی آگ کو اگر کوئی بدخواہ ہوا دے رہا ہے تو اسے بے نقاب کریں اور تخریبی عناصر کی قطعی حوصلہ افزائی نہ فرمائیں۔

اس اتحاد بین المسلمین میں اگر دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کامیاب ہو جائے تو پھر ساری دنیائے اسلام اس مقصد میں کامیاب ہو جائے گی اور خدانخواستہ ہم ہی نے خود کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں منقسم کر لیا تو اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں ہم اپنے ساتھ دنیائے اسلام کو بھی گمراہ نہ کر دیں۔ یاد رہے کہ ماضی میں کئی اسلامی سلطنتیں محض ان ہی اختلافات کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔ اگر ہم نے غلط مثال قائم کی تو پھر مستقبل میں اسلامی اصولوں پر کسی مملکت کی تاسیس کا کوئی امکان نہ رہے گا۔ (از نئے وقت ۱۷ دسمبر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

ہمارے خریدار اصحاب مطلع رہیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ ان کی سہولت کے لئے بمقام ربوہ الفضل کا انتظامی دفتر کھلے گا۔ کارکنان دفتر ہذا تقریروں کے علاوہ اوقات میں حسابات دکھانے اور رقوم وصول کرنے کی خدمت پہ مامور ہوں گے امید ہے کہ دوست اس موقعہ پہ دفتر ہذا کی اس خدمت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ انتظامی نقائص کو رفع کرنے کے لئے احباب کا مشورہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ مینجر

خواتین جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۹ء کو زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ سلمیٰ تصدق حسین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں امۃ المجید صاحبہ۔ امۃ اللہ صادق صاحبہ۔ امۃ الکریم صاحبہ اور رضیہ صاحبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پہ روشنی ڈالی۔ دور بالآخر محترمہ صدر صاحبہ نے اپنی صدارتی تقریر میں مستورات پہ واضح کیا کہ اسلام ہمیں اخوت سکھاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ملک کی بیواؤں اور یتیموں کی امداد کریں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج تمام اسلامی ملکوں کی نگاہیں پاکستان کی طرف لگی ہوئی ہیں اور وہ پاکستان کو اپنا لیڈر منتخب کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ وہ تمام خصوصیات اپنے اندر پیدا کریں جو ایک لیڈر میں ہوتی ہیں اور پاکستان کو ایک صحیح اسلامی ملک بنائیں۔ کیونکہ یہ آزادی ہمیں رسول اکرمؐ کی طفیل ہی حاصل ہوئی ہے۔ درود اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (صدر لجنہ اماء اللہ لاہور)

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مؤرخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

آئیے کچھ کام کریں!

ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں معاصر ہفت روزہ "الاعتصام" گوجرانوالہ کے منافرت انگیز رویہ کے متعلق کچھ عرض کیا تھا۔ ہماری غرض قطعاً کسی موضوع پر بحث مباحثہ چھیڑنے کی نہیں تھی۔ ہم نے تو صرف یہ بتانے کی کوشش کی تھی۔ کہ جو لوگ اسلامی کہلانے والے فرقوں کے اعتقادی اختلافات کو سیاسیات میں گھسیٹنا چاہتے ہیں۔ اور اختلافات کی بناء پر کسی فریق کو اقلیت قرار دلانے کی تمنا لیکر اٹھے ہیں۔ وہ سوا اس کے کہ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ اور کچھ نہیں کرتے۔ ہم نے کئی ایک مثالیں دے کر سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ اختلاف اعتقادات خواہ انکی نوعیت کچھ ہی ہو۔ اور خواہ ان کا درجہ کیا ہو۔ اس وقت ان کو بیچ میں رکھ کر سوسائٹی میں منافرت کے جذبات کو بھڑکانا ملک و قوم کے ساتھ پرلے درجہ کی دشمنی ہے۔ اور خود ایسے لوگوں کی بدنیتوں پر دال ہے۔

ہم نے اپنے تمام مضامین اسی نقطۂ نظر سے لکھے لیکن افسوس ہے کہ محترم مدیر "الاعتصام" ابھی تک اس مفید بات کو سنی ان سنی کر رہے ہیں۔ اور اپنے فساد انگیز طریق پر قائم رہنے کے لئے مصر ہیں۔ عرض ہے۔ کہ نبوت کے متعلق آپ کے جو خیالات ہیں۔ ہمیں ان سے سوا اس کے کوئی تعرض نہیں۔ کہ ہمارے اعتقاد کے مطابق وہ سب خود ساختہ اور منگھڑت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبوی صلعم سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اور صرف اپنی علمیت اور شگفتہ نگاری کے اظہار کے لئے ہیں اور بس۔ یہ باتیں واقعی علمی تبادلہ خیالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ہمیں ان موضوعات پر علمی طریق سے تبادلہ خیالات کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں جس بات پر اعتراض ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ ان باتوں کو جن میں بڑے بڑے باریک اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔ سیاسی اونچ نیچ اور اچھوت کی تفریق کی بنیاد بناتے ہیں۔ جو اس اصول کے سراسر منافی ہے۔ جس اصول کے مطابق پاکستان یعنی دنیا میں سب سے بڑی اسلامی کہلانے والی ریاست معرض وجود میں آئی ہے۔ اور جس پر نہ صرف اس کا بلکہ تمام اسلامی کہلانے والی دنیا کا قیام و استحکام منحصر ہے۔ نہیں بلکہ اسلام کے اولین اصولوں کے خلاف ہے۔ الغرض ہم مولوی محمد حنیف صاحب سے اس بارے میں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ ؎

شراب خانے میں غفلت اٹھا نہ اے واعظ
تو اپنی خیر منا ہم کو ہوش ہمارا نہ کر

پاکستان ایک نوزائیدہ ملک ہے۔ یہ سب زرق اسلامی کی بیش بہا متحدہ قربانیوں سے معرض وجود میں آیا ہے۔ اب اس کو کسی سیاسی ملّا کی اپچ پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ اظہار عقیدت کے لئے میدان بہت وسیع ہے۔ اپنی علمی تحقیقات کو خواہ وہ منطقی ہو یا نفسیاتی اسی میدان کے اندر رہ کر اچھالا جا سکتا ہے۔ مگر اسکو ملک کے نظم و نسق میں الجھنیں پیدا کرنے کا ذریعہ بنانا کسی طرح مستحسن نہیں۔ کیونکہ اگر عقائد کے اختلافات کو چھیڑا جائے تو وہ اتنا بڑا پھوڑا ہے۔ کہ اگر یہ نکلا تو نجاست کے سیلاب میں نہ صرف پاکستان ہی غرق ہو جائیگا۔ بلکہ تمام عالم اسلام کی ہستی معرض خطرہ میں پڑ جائیگی۔

یہ ہے ہماری ان معروضات کا ماحصل جو ہم نے محترم مدیر "الاعتصام" کے سامنے از راہ خیر اندیشی ذرا تفصیل سے پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ اختلاف عقائد کا جھگڑا چھیڑنا اور اسکو انتخابی سٹنٹ بنانا فتنہ انگیزی ہے اور کوئی شخص بھی جس کو پاکستان سے ذرا بھی محبت ہے۔ ایسے نازک وقت میں ایسی خطرناک فتنہ انگیزی کو طرح نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ کوئی عالم کہلانے والا ایسی حرکت کا مرتکب ہو۔ ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر مولوی محمد حنیف صاحب کو تبلیغ اسلام کا اتنا ہی بڑا جوش ہے۔ تو اس کے لئے بڑے بڑے وسیع میدان پڑے ہیں۔ جو زبان حال سے پکار رہے ہیں۔ کہ کوئی پہلوان علم دین نکلے ؏

این گوئے است و این چوگاں

مولوی صاحب ذرا غور فرمائیے۔ دنیا کے مسلمان پہلے ہی تفریق و تشتت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور شیرازہ اتنا بکھر چکا ہے۔ کہ اسکو سمیٹنے کی تمام تدابیر ناکام جا رہی ہیں۔ اور دشمنان اسلام اس کا فائدہ اٹھانے سے چوک نہیں رہے۔ ہر میدان میں ان پر غلبہ پا رہے ہیں۔ اور حالت یہاں تک پہنچی ہے۔ کہ وہ نہایت بے باکی سے ان پاک ہستیوں کے بھی جن کو ہر نام نہاد مسلمان بھی اپنی جان اور اپنے ناموس سے زیادہ عزیز سمجھتا ہے۔ معاذ اللہ کارٹون بنانے لگے ہیں۔ لیکن مسلمان ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ دشمن نے تو اسلام کے خلاف صلیبی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اور ہر تدبیر سے اس کو دبا دینا چاہتا ہے۔

پھر مولوی صاحب غور فرمائیے۔ کہ یہ دشمنان اسلام پادری اپنا مذہب پھیلانے کے لئے کتنی مشقت اٹھاتے ہیں۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۴۹ء کے سول میں ایک پادری کی جدوجہد کا ذکر ہے۔ جو ایک ایسی عیسائی سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ جو دنیا کی سات سو زبانوں میں انجیل کی تعلیم پھیلا رہی ہے۔ اور یہ سوسائٹی کم سے کم پانچ سو دس زبانوں میں درسی تعلیم دے رہی ہے۔ اور دنیا میں تقریباً ۷ ہزار کی تعداد میں مشن سکول کھول چکی ہے۔ اس سوسائٹی کے شمالی امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک کے تقریباً سات لاکھ ممبر ہیں۔ یہ پادری چوہڑکانے میں اسی غرض سے آج آیا ہوا ہے۔ یہاں سے فراغت پا کر وہ ہندوستان جائے گا۔

اب آپ بتائیے۔ کہ آپ اور آپ کی جماعت صلیبی جنگ کی دفاع کے لئے کیا کر رہی ہے؟ کیا آپ ایک عیسائی مشن کے کام کے کروڑویں حصے کے برابر کا بھی دعویٰ کر سکتے ہیں؟ پھر کس برتے پر آپ دوسروں کو اقلیتیں قرار دلانے نکلے ہیں؟

آئیے مولوی صاحب کچھ کام کریں۔ ٹھوس کام۔ گھر میں غفلت اٹھانا تو عالموں کا نہیں جاہلوں کا کام ہوتا ہے۔ چلئے باہر نکل کر کچھ کام کریں۔ اسلام کا چہرہ دنیا کو دکھائیں۔ آئیے۔ آئیے اگر آپ خود انتظام نہیں کر سکتے۔ تو ہم آپ کے لئے انتظام کر دیتے ہیں۔ آپ احمدیت کو نہ مانیے۔ اپنی سمجھ کا اسلام قرآن و حدیث کی روشنی میں پھیلائیے۔ ہم حتی الوسع بفضل خدا ہر طرح کی سہولت آپ کو پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ خواہ آپ افریقہ میں یا یورپ کے کسی ملک میں ہمارے مشن کے ساتھ مل کر رہیں۔ یا کسی اور جگہ کو پسند فرمائیں۔ تنہا یا مل کر جس طرح بھی آپ چاہیں اسلام کا کام کریں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضرور آپ کی مدد کریں گے۔ تمام احمدی بڑے مسرت کے جذبات سے آپ کا خیر مقدم کریں گے۔ ہم احمدیت کی نہیں بلکہ آپ کو اپنے طریق پر اسلام کے لئے کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہر احمدی کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ جب وہ کسی کو اشاعت اسلام کا کام کرتے دیکھتا ہے۔ کیونکہ اسکی اپنی زندگی کا منتہائے مقصود ہی اشاعت اسلام ہے۔ ہم صرف آپ کو ہی نہیں۔ بلکہ مودودی صاحب اور دوسروں کو بھی یہ دعوت دیتے ہیں۔ کوئی ہے جو اسکو قبول کرے۔

مولوی صاحب یہ ہماری ہی رائے نہیں۔ کہ پاکستان میں مذہبی اعتقادات کی بناء پر تفرقہ اندازی خطرناک ہے۔ بلکہ ہر بہی خواہ پاکستان کی یہی رائے ہے۔ ذیل میں ہم معاصر "نوائے وقت" کا بروقت افتتاحیہ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔ اور آپ سے مستدعی ہیں۔ کہ اس پر غور فرمائیں۔

تسبیح کے دانے ہو بکھر نا نہ خبردار

"آج پاکستان کے مسلمان ایک بہت بڑے خطرے سے دوچار ہیں جس کا اگر بروقت سدباب نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ کہیں ہمارا وہ شیرازہ ملی نہ بکھر جائے جو حضرت قائداعظم کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہیں ہماری قومی وحدت کی لڑی کے وہ موتی الگ الگ نہ ہو جائیں جنہیں بابائے ملت نے بمشکل تمام اتحاد کے رشتے میں پرویا تھا۔ ہمارا اشارہ فروعی اختلافات کے اس بیج کی طرف ہے جسے بعض خود غرض اسلام دشمن اور تخریبی عناصر اس اسلامی مملکت کی سرزمین میں بونے کی سعیٔ نامحمود کر رہے ہیں۔

آج سے دس سال قبل ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی حالت یوسف بے کارواں کی سی تھی۔ جہالت، اسلام سے عدم واقفیت اور رسم و رواج اور عقائد پرستی نے اخوت کے جذبہ کو یکسر ختم کر دیا تھا۔ ادھر کانگرس نے بھی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے شیعہ سنی کا سوال پیدا کر دیا تھا۔ بعض مذہب سے گمراہ مرشدان خود بین نے اپنی پیری مریدی کے بازار کو گرم کرنے کے لئے حنفی، غیر حنفی، وہابی، اہلحدیث وغیرہ جیسے فروعی مسائل کو اساس بنا کر ملت اسلامیہ کو مختلف خانوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایسے نازک وقت میں حضرت قائداعظم نے مسلمانوں کو للکارا کہ وہ اسلام کے بنیادی اصولوں پہ متحد و متفق ہوں فروعی اختلافات کو اتحاد کے راستے میں روکاوٹ بننے نہ دیں اور اس طرح تمام مسلمانوں کو ایک پرچم تلے جمع کیا تھا۔ اسی اتحاد و اتفاق کا ایک ادنیٰ کرشمہ پاکستان کی تاسیس ہے۔

اب ہم انتہائی دکھ سے یہ محسوس کر رہے ہیں کہ حضرت قائداعظم کی آنکھیں بند ہونے کے بعد کچھ عرصہ سے بعض تخریبی عناصر مسلمانان پاکستان میں شیعہ سنی حنفی۔ وہابی اور اسی قسم کے دوسرے فرقوں کے نام پہ پھر انتشار پھیلانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ایک زہر ہے جو اگر جسد اسلامی میں خدانخواستہ سرایت کر جائے تو اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں ہماری وہ قومی وحدت جو ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ ہے پارہ پارہ نہ ہو جائے اور پاکستان کے استحکام کو نقصان نہ پہنچے۔ اس لئے ہر اس سچے مسلمان کا جو اتحاد اسلامی اور پاکستان کی ہر جہتی ترقی کا دل سے خواہاں ہو یہ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو سر اٹھانے سے پہلے ہی کچل دے اس لئے کہ حکم خداوندی (حدیث) ہے۔

"تم میں سے ہر ایک ایک چرواہا ہے اور اپنے ریوڑ کی خیر خواہی کا ذمہ دار ہے"

اسلام ایک سیدھا سادھا مذہب ہے جس کے بعض واضح بنیادی اصول ہیں۔ ایسے اصول جو ہر مسلمان کا جزو ایمان ہیں اور وہ یہ کہ:-

رشتہ ناطہ کی مشکلات اور ان کا حل

(از مکرم ابو حنیف قاضی علی محمدؐ صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

عرصہ قریباً تین سال سے شعبہ رشتہ ناطہ کے ساتھ میرا بھی کچھ تعلق ہے۔ اس عرصہ میں جماعت کے باہمی رشتے ناطے کرنے کرانے میں جو تجربہ مجھے ہوا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ اس معاملہ میں ایک کثیر حصہ جماعت کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ جو مجھے نظر آئی ہے وہ دنیوی نقطہ نگاہ سے قوموں اور برادریوں کا مختلف ہونا ہے۔ جن لوگوں کی قومیں اور برادریاں وسیع ہیں وہ تو بآسانی آپس میں رشتے ناطے کر لیتے ہیں۔ اور جن کی برادریاں بالکل نہیں یا محدود ہیں وہ بیچارے جب احمدیت میں اپنی قوم یا ذات کے لوگوں کو نہیں پاتے تو غیر از جماعت برادریوں میں رشتہ ناطہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کی مجبوریوں کی بناء پر جو قومی نقصان ہوتا ہے اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نہیں۔ علاوہ ازیں قابل نکاح لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے جو غیر معمولی اور غیر مناسب انتظار کرنا پڑتا ہے وہ الگ۔ یہاں تک کہ جماعت میں بعض لڑکیوں کی عمریں بیس بیس پچیس پچیس برس تک پہنچ گئی ہیں صرف اس عذر کی بناء پر کہ قوم میں رشتہ نہیں ملتا ان کے نکاح نہیں ہوتے۔ ضرورت مند احباب مجھے رشتہ کیلئے کہتے ہیں۔ میں مقدور بھر کوشش بھی کرتا ہوں لیکن بالعموم مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دوسری طرف بعض ایسی پابندیاں عاید کی جاتی ہیں جو بے ضرورت ہونے کے علاوہ نامناسب بھی ہوتی ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑی قید ذات پات کی ہوتی ہے۔

لہٰذا اس قومی مشکل کے پیش نظر چند امور کتاب و سنت۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات سے پیش کر کے جماعت سے استدعا کرتا ہوں کہ ان پر عمل پیرا ہو کر اس مشکل سے نکلنے کی کوشش کرے۔

رشتہ ناطہ کے معاملے میں سب سے پہلی مشکل ذات پات کا امتیاز پیش نظر رکھنا ہے۔ بعض احباب اپنی قوم کے علاوہ نہ رشتہ دینا پسند کرتے ہیں نہ لینا پسند کرتے ہیں۔ بعض احباب نے تو یہاں تک قومی امتیاز کو اہمیت دے رکھی ہے بلکہ میں کہوں گا کہ اس میں اتنا غلو کیا ہے کہ رشتہ دینے اور لینے کے لئے کئی پشتوں تک اس قدر گہری چھان بین کرتے ہیں کہ اس نسل میں کسی دوسری نسل کا اختلاط تو نہیں ہو گیا۔ یہ نہایت قابل افسوس امر ہے اور قرآن شریف۔ سنت نبویؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور مسلک کے سخت خلاف ہے۔ قوم کے بعض لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتے غیر احمدی برادریوں میں چلے جانے کی وجہ بھی یہی ہے۔ قومی تفاخر اور نسلی امتیاز کے جذبہ کو قرآن مجید اور حضرت نبی کریمؐ نے جس رنگ میں بیخ و بن سے اُکھاڑا ہے دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

(ا) قرآن شریف میں ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات) اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہاری شاخیں اور قبیلے اس لئے بنائے کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اس آیت میں مسلمانوں کے سامنے ایک سنہری اصل رکھا گیا ہے کہ اصلی وجہ عزت اور شرافت، ذات پات نہیں یہ تو صرف شناخت اور پہچان کے لئے ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں۔ اس کے ہاں وہی عزت والا ہے جو متقی اور خدا ترس ہے۔ پس اسلام کا یہ اصول إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ایک ایسی عالمگیر اخوت کی بنیاد رکھتا ہے کہ جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی اصول نہیں کر سکتا اور یہ اسلام کے لئے موجب فخر ہے پس رشتہ ناطہ کے معاملہ میں بھی اسی اصول تقویٰ اور خدا ترسی کو مقدم رکھا جائے گا۔ نہ کہ ذات پات کو۔

(ب) اب ذات کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ ملاحظہ ہوں۔ مقام منیٰ میں حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔ اے لوگو! سن لو تم سب کا ایک ہی رب ہے پس کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر۔ اور کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ سوائے تقویٰ کے۔ تم میں اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔

(ج) نیز اسی آیت کے شان نزول میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلہ بنی بیاضہ کے لوگوں کو فرمایا کہ ابو ہند (ایک غلام) کے ساتھ اپنی کسی لڑکی کا نکاح کر دیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ہم اپنے غلاموں کے ساتھ اپنی لڑکیوں کی شادیاں کریں جس پر یہ آیت نازل ہوئی إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔

(د) خود سرور دو عالم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل یہ ہے کہ حضرت زینب جیسی عالی نسب خاتون کی شادی اپنے ایک آزاد شدہ غلام زید سے کر دی اور اپنے ہاتھ سے قومی امتیاز کی جڑ کاٹ دی۔

(ہ) اب اسی باب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ بھی قابل غور ہیں۔ الحمد للہ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں محض قومی تفاخر اور نسلی امتیاز کو پیش نظر رکھنے اور تقویٰ اور دینداری کو نظر انداز کرنے کے خیالات کو کس طرح بیخ و بن سے اکھاڑا ہے۔ حوالہ جات ذیل ملاحظہ ہوں۔ فرمایا:-

۱۔ "ہماری قوم میں یہ بھی بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے کہ وہ نیک بخت اور نیک وضع کا آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں تو مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔" (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ ص ۱۴۵)

۲۔ ایک دوست کا سوال پیش ہوا۔ کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنے کفو میں رشتہ موجود ہے اس کے متعلق حضور کا کیا حکم ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:-

"اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں کسی کو وہ اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہر حال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے جائز نہیں ہے۔" (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ ص ۱۲۹)

۳۔ ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے سوال کیا۔ کہ غیر سید کو سید زادی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

"اللہ تعالےٰ نے نکاح کے واسطے جو محرمات (حرام رشتہ ناطے) بیان کئے ہیں ان میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سید زادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے واسطے طیبات (نیک عورتیں ناقل) کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اور اس لحاظ سے سید زادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ و طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسینؓ کے واسطے ہمارے ملک میں خاص ہے۔ ورنہ عرب میں بزرگوں کو سید کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ سب سید ہی تھے اور حضرت علیؓ کی ایک لڑکی حضرت عمرؓ کے گھر میں تھی اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئی تھی۔ اور اس کی وفات کے بعد پھر دوسری لڑکی بھی حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئی تھی پس اس عمل سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہو سکتا ہے سیدوں کے درمیان یہ بات مشہور رہے کہ امتی کسی سید زادی سے نکاح نہ کرے۔ حالانکہ امت میں تو ہر مومن شامل ہے خواہ سید ہو یا غیر سید۔" (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ ص ۱۲۸)

۴۔ ان ہدایات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا عمل یہ تھا کہ حضرت نے اپنے رشتے غیر اقوام میں دیئے اور غیر اقوام سے لئے اور یہی عمل ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ہے۔

برادران کرام! جب قرآن کریم رشتہ ناطہ کے معاملہ میں قومی اور نسلی امتیاز کو رد کرتا ہے اور آنحضرتؐ کے اقوال مبارکہ اور آپ کا طریق عمل اس خیال کی بیخ کنی کرتا ہے پھر اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعودؑ کے واضح اور زریں ارشادات آپ کے سامنے ہیں تو پھر ان کی موجودگی میں رشتہ ناطہ میں قومی امتیاز کو برقرار رکھنا اور تقویٰ اور دینداری کو نظر انداز کر دینا ہمارے لئے کہاں تک مفید اور بابرکت ہو سکتا ہے۔

عام طور پر غیر اقوام میں رشتہ ناطہ کرنے کے متعلق ایک یہ مشکل پیش کی جاتی ہے کہ "تمدن نہیں ملتا" میں کہتا ہوں کہ ایسا تمدن عام حالات میں دو حقیقی بھائیوں میں بھی نہیں پایا جاتا۔ آپس میں رشتہ ناطہ کر کے دو حقیقی بھائیوں میں خاک اڑتی دیکھی گئی ہے اور ایک دوسرے کی شکل تک دیکھنے سے بیزار نظر آئے ہیں

یہ امر قابل غور ہے کہ تمدن کیا چیز ہے؟ ہمارا تمدن اسلام ہے۔ ہمارا تمدن احمدیت ہے۔ کیا اسلام اور احمدیت میں باہمی بود و باش کے طریق نہیں بیان کئے گئے؟ کیا اس میں حقوق الزوجین کا کوئی ذکر نہیں؟ اتنا ذکر ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اگر میاں بی بی دیندار اور متقی ہوں گے تو وہ خود ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت کریں گے اور ایک دوسرے کے ہمرنگ ہو جائیں گے دینداری اور خدا ترسی تمدن کو باہم مطابق کر دے گی۔ امیری یا غریبی یا قومی امتیاز تمدن نہیں۔ بلکہ ہمارا تمدن اسلام ہے۔ ہمارا تمدن تقویٰ اور دینداری ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی تمدن نہیں

اس سے پیشتر یہ امر بیان ہو چکا ہے کہ اگر کفو میں حسب منشاء رشتہ مل جائے تو اچھا ہے ورنہ یہ بطور فرض کے نہیں ہے۔ غیر قوم میں کیا جا سکتا ہے نیز میرا روئے سخن ان احباب کی طرف نہیں جو ان قوم پرستی کی زنجیروں کو توڑ کر خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک سرخروئی حاصل کر چکے ہیں۔ غیر اقوام کے رشتے لیتے بھی ہیں اور دیتے بھی ہیں یہ قوم کے معمار ہیں اور سلسلہ کے مددگار ہیں فجزاھم اللہ یہ گذارش صرف ان احباب کی خدمت میں ہے، جو رشتہ ناطہ کے معاملہ میں بہرحال ذات پات اور قومی امتیاز کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

حضرت باوا نانک صاحب کے مقدس چولہ کی مختصر تاریخ

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری

(۲)

حضرت باوا نانک کے اس مقدس چولہ کا ایک خاکہ چوہدری کرتار سنگھ جی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے اپنے تصنیف کردہ جغرافیہ ضلع گورداسپور کے صفحہ ۱۰۶ پر شائع کیا ہے۔ یہ جغرافیہ لالہ ملکھراج دوگل نے گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری کروا کر شائع کیا تھا۔ اور تقسیم پنجاب سے قبل یہ جغرافیہ ضلع گورداسپور کے متعدد سکولوں میں بطور ریڈر کے پڑھایا جاتا تھا۔

. . . .

نیز امرتسر کے ایک سکھ اخبار "سچا ڈھنڈورہ" کے سنہ ۱۹۲۷ء کے گورونانک نمبر میں جناب بابا صاحب کی ایک لیتھوگراف تصویر بھی شائع ہوئی تھی۔ جس میں یہ چولہ صاحب ان کے گلے پہنایا ہوا تھا الغرض اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ چولہ باوا صاحب موصوف کی ایک مقدس اور قیمتی یادگار ہے۔ جس سے باوا صاحب کا مسلک اور ان کے خیالات معلوم کرنے میں ہماری بہت بڑی راہنمائی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چولہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ!

"تین سو برس کے بعد وہ چولہ ہمیں دستیاب ہو گیا کہ جو ایک صریح دلیل باوا صاحب کے مسلمان ہونے پر ہے"

(نزول مسیح صفحہ ۲۰۲)

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چولہ جناب باوا صاحب کے اسلام کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اس کی موجودگی میں کسی اور دلیل یا ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ اس چولہ کے ذریعے جناب باوا صاحب نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا ہے۔ اور دوسرے اسلامی عقائد کی بھی تصدیق کی ہے

لالہ گنڈا رام جو کہ پنڈت لیکھرام کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باوا نانک کے اسلام کا اعلان فرمایا۔ تو سکھوں میں کھلبلی مچ گئی۔ چند معزز سکھ پنڈت لیکھرام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ مرزا صاحب (علیہ السلام) کی کتاب کا جواب لکھیں۔ پنڈت صاحب نے ان کے سامنے یہ شرط پیش کی کہ چولہ میرے حوالہ کرو۔ میں پہلے اسے جلا دونگا۔ اور پھر جواب لکھوں گا۔ جیسا کہ لکھتے ہیں۔

"(ذکر اذکار کرتے ہوئے لیکھرام نے) کہا کہ مرزا (صاحب علیہ السلام) قادیانی نے اس چولہ کی جو گورونانک صاحب کا ہے ہمراہ لائے تھے کچھ روپے دے کر مہنت سے کہ اس پر عربی آیات وغیرہ کی نقل کر لی ہے۔ اب مرزا صاحب گورونانک جی کو مسلمان قرار دے رہے ہیں۔ مجھے معزز سکھوں نے کہا تھا کہ آپ اس کا جواب لکھیں۔ تو میں نے ان سے یہ شرط پیش کی کہ آپ مہنت مذکورہ سے چولہ لے کر میرے حوالہ کریں۔ میں جلسہ کر کے روبروئے عام لوگوں کے رلے ماچس لگا کر جلا دونگا۔ بعد میں جواب لکھوں گا۔ انہوں نے منت سے چولہ لینے کی مجبوری ظاہر کی اور میں نے خاموشی اختیار کی"۔

(سوانحعمری پنڈت لیکھرام آریہ مسافر و تواریخ آریہ سماج صفحہ ۱۰۱)

قطع نظر اس کے کہ معزز سکھوں نے لیکھرام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کے جواب لکھنے کی درخواست کی یا نہیں کی۔ اس سے یہ ضرور واضح ہو جاتا ہے کہ پنڈت لیکھرام ایسا مکذب اسلام جس کی تمام عمر اسلام کی تکذیب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے میں بسر ہوئی۔ اس بات کو تسلیم کرتا تھا کہ جب تک چولہ اس دنیا میں موجود ہے باوا صاحب کو اسلام سے الگ کرنا محال ہے پس باوا صاحب کو غیر مسلم ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے اس چولہ کا صفایا کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے یہ شرط پیش کی اور اپنا پیچھا چھڑا لیا۔

سکھوں نے اس چولہ کو تلف تو نہ کیا اور نہ وہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ وہ باوا نانک صاحب کی اولاد سے تعلق رکھنے والے بیدی صاحبان کے قبضہ میں تھا۔ اور کئی خاندانوں کی پرورش کا دارومدار ہی اس چولہ کی آمد پر تھا۔ لیکن انہوں نے اسکے بعد جہاں باوا نانک کے اسلام کو چھپانے کی غرض سے سکھ کتب میں تحریف کا سلسلہ شروع کر دیا اور وہ تمام حوالہ جات جو باوا صاحب کے اسلام پر دلالت کرتے تھے ایک ایک کر کے سکھ کتب سے خارج کر دیئے وہاں اس چولہ کو مشکوک اور جعلی ثابت کرنے کی بھی بے حد کوشش کی۔ مشہور سکھ مورخ گیانی گیان سنگھ نے اس چولہ کے محافظ بیدی صاحبان کو بھی بہت برا بھلا کہا۔ چنانچہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ:۔

بیچارے مت بھنڈے پرانے سکھوں نے کبھی اس چولہ کو کھول کر بھی نہ دیکھا۔ وہ کفن بھو کفن سمجھ رکھا۔ وہ پجاریوں نے تو اپنے لالچ کی غرض سے باوا نانک صاحب کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معتقد ثابت کرنے سے شرم نہ کی۔ مگر سکھوں کو تو سوچنا چاہیئے تھا کہ ہم محمد کے کہنے والے کپڑے کا فریبی پجاریوں کے کہنے پر کیوں مانتے ہیں۔ تبھی تو اب ان کی بے پروائی کے باعث اور پجاریوں کے لالچ کے سبب سے مسلمانوں نے باوا نانک صاحب کو اسلام مذہب کا پیرو کہلوا دیا"

ترجمہ از پنتھ پرکاش صفحہ ۵۵

ایک اور مقام پر گیانی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ:۔

"بیدیوں نے اپنی غرض اور لالچ کے باعث اس چولہ کو گورونانک کا ظاہر کر کے احمدی اور دوسرے مسلمانوں کو گورونانک کے متعلق غلط فہمی پھیلانے کا مصالحہ دے رکھا ہے۔ کیونکہ اس پر قرآن شریف کی آیات لکھی ہیں۔ اور احادیث ہیں۔ جس کی وجہ سے احمدی لوگ دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ گورونانک صاحب کا مذہب اسلام تھا۔ اور خدا نے یہ چولہ گورو صاحب کو پہنایا تھا۔ حالانکہ بیدی اور احمدی دونوں کا کہنا غلط ہے"

ترجمہ از گوارو دھا صفحہ ۶۵

گیانی صاحب نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ڈیرہ باوا نانک صاحب کا موجودہ چولہ آپ کے اسلام کی ایک دلیل ہے۔ ہم احمدیوں پر یہ الزام دیا ہے کہ ہم یہ افترا کرتے ہیں کہ یہ چولہ باوا صاحب کو خدا نے خلعت کے طور پر دیا تھا گیانی صاحب کو شاید یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرما چکے ہیں کہ:۔

"سکھوں میں یہ امر متفق علیہ واقعہ کی طرح مانا گیا ہے کہ یہ چولہ صاحب جس پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ آسمان سے باوا صاحب کے لئے اترا تھا"۔ ست بچن صفحہ ۳۲

پس یہ بات بالکل بے بنیاد ہے کہ ہم احمدی اپنے پاس سے کہتے ہیں کہ یہ چولہ باوا صاحب کو آسمان سے ملا تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب یہ لکھ رہے تھے اس وقت سکھوں میں سوائے اس روایت کے کہ یہ چولہ باوا صاحب کے لئے آسمان سے اترا تھا۔ دوسری کوئی روایت نہ تھی۔

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

گیانی گیان سنگھ صاحب کو خود بھی مسلم ہے کہ جنم ساکھی بھائی بالا میں یہ مرقوم ہے کہ یہ چولہ باوا صاحب کے لئے آسمان سے نازل ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے:۔

لکھیو جنم ساکھی کے کا ہوں

چولہ اتریو نبھ کے یا ہوں

پنتھ پرکاش بسرام صفحہ ۹/۵

یعنی جنم ساکھی میں مرقوم ہے کہ یہ چولہ گورو صاحب کے لئے آسمان سے اترا تھا۔

اور جنم ساکھی بھائی بالا کو گیانی صاحب موصوف نے نہایت واضح الفاظ میں سکھ پنتھ کی مستند اور پرانی کتاب تسلیم کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتک کہ وساکھ صفحہ ۹) نیز آپ نے یہ بھی بیان کیا ہے جو کچھ جنم ساکھیوں میں لکھا گیا ہے۔ وہ تمام بھائی بالا کی زبانی گورو انگد نے درج کیا ہے"۔

تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۵۵ ایڈیشن اول

یاد رہے کہ "نبھ" لفظ کے معنے نہان کوش میں اکاش اور آسمان بیان کئے گئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰۱۴) اور گورپور پرکاش کے صفحہ ۱۲۱۲ پر "نبھ بانی" کے معنے اکاش بانی (آسمانی کلام) ظاہر کئے گئے ہیں۔

گیانی گیان سنگھ ڈیرہ باوا نانک کے بیدیوں پر بھی بہت برسے ہیں کہ انہوں نے اس چولہ کو حفاظت سے کیوں رکھا ہے۔ حالانکہ آپ خود بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ چولہ فی الواقعہ باوا نانک کی یادگار ہے۔ البتہ آپ نے اسکے متعلق ایک روایت بیان کی ہے۔ جسے آپ نے "اصل بات" کے الفاظ سے شروع کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ بغداد کے بادشاہ کی بیگم نے شری گورو جی کی دعا سے لڑکا پیدا ہونے کی خوشی میں یہ چولہ اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے گورو جی کی خدمت میں پیش کیا تھا"

(ترجمہ از گوردھا سنگرہ صفحہ ۶۵)

یہ چولہ خواہ باوا صاحب کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا تسلیم کیا جائے یا بقول گیانی گیان سنگھ بغداد کے بادشاہ کی بیگم کا عطیہ مانا جائے دونوں صورتوں میں یہ باباجی کی یادگار ہی ثابت ہو گا۔ بیدی صاحبان کا باباجی کی ایک یادگار کو حفاظت سے رکھنا قابل ملامت کیونکر ہو سکتا ہے

(باقی)

وصایا

ذیل کے وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۳۲ ۷: منکہ محمد شریف ولد غلام محمد صاحب قوم الائی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال ساکن کلیانپور چک ۲۴۳ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ ۵۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا اگر میری کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دوں۔ تو وہ میری جائیداد میں سے منہا کی جائے گی۔ العبد: محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد: فضل الٰہی ندیم استاد مہاجر قادیان۔ گواہ شد: غلام حسین اوورسیر جنرل سروس کمپنی قادیان۔

وصیت نمبر ۱۰۹۸۶: منکہ شیخ عبد المنان ولد شیخ عبد الرحمن صاحب پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ موجودہ ۹۶/۴ ماہوار ہے۔ اس آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ آمدن کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد کی وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ العبد: عبد المنان گوجرانوالہ معرفت میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد: منیر الدین قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۳۴۹: منکہ مستری اللہ رکھا ولد مستری نظام الدین صاحب قوم مغل عمر ۶۵ سال ساکن کرکو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان پختہ تین مرلہ قیمتی مبلغ ۱۴۰۰ روپیہ اور ایک احاطہ ۱/۲ ۴ مرلہ جس کی قیمت مبلغ ۲۰۰ روپیہ ایک عدد فرس اس کی قیمت ۱/۲ حصہ میرا ہے مبلغ ۱۰۰ روپیہ اور امانت فنڈ میں مبلغ ۶۶۴ روپیہ نقد میرے پاس مبلغ ۳۰۰ روپیہ ہے کل رقم میزان مبلغ ۲۳۶۶ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد جو کہ تقریباً ۲۰ روپیہ ہے۔ ہے۔ تازیست ماہوار آمد ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور جو میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: مستری اللہ رکھا۔ گواہ شد: اللہ دتہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرکو۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۱: منکہ ظاہرہ بی بی زوجہ چوہدری عبید اللہ صاحب قوم راجپوت عمر ۲۳ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ ایک صد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: ظاہرہ بی بی مہاجرہ۔ گواہ شد: چوہدری عبید اللہ موصی ۵۷۲۹ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۴: منکہ نظام بی بی بیوہ نواب الدین صاحب قوم جٹ اٹھوال عمر ۴۵ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپیہ جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نظام بی بی۔ گواہ شد: چوہدری غلام قادر بھتیجا موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۵: منکہ محمد صادق ولد چوہدری عبید اللہ صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہو۔ میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: بقلم خود محمد صادق۔ گواہ شد: چوہدری عبید اللہ والد موصی ۵۷۲۹۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۷: منکہ محمد صادق ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب جٹ اٹھوال عمر ۲۹ سال ساکن بہوڑو چک ۱۹ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد ۱۲ گھماؤں اراضی اور رہائشی مکان و رقبہ موضع اٹھوال ضلع گورداسپور میں ۱/۲ ۳۰ ہے اور ششماہی آمد مبلغ ۱۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: بقلم خود محمد صادق۔ گواہ شد: چوہدری کمال الدین۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۸: منکہ سردار محمد ولد چوہدری حاکم دین صاحب قوم جٹ عمر ۵۰ سال ساکن بہوڑو ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ ۳۰ ایکڑ زرعی زمین اور ساڑھے رہائشی مکان خام واقع سٹھیالی ضلع گورداسپور ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی ششماہی آمد ۹۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: سردار محمد موصی۔ گواہ شد: چوہدری عبید اللہ نائب موصی ۵۷۲۹۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۲۹: منکہ نواب بی بی بیوہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم جٹ اٹھوال عمر ۵۰ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد ۱۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ نواب بی بی موصیہ مہاجرہ۔ گواہ شد: بقلم خود محمد صادق فرزند موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۳۰: منکہ غلام قادر ولد چوہدری عبد الحق صاحب قوم جٹ عمر ۳۰ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت زمیندارہ سے ششماہی آمد تقریباً مبلغ ۶۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: غلام قادر موصی۔ گواہ شد: حکیم عبید اللہ بقلم خود۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۳۳: منکہ محمد اسمٰعیل ولد مستری علی گوہر صاحب مرحوم قوم مغل عمر ۶۰ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ششماہی تقریباً مبلغ ۱۰۰ روپیہ کی آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: مستری محمد اسمٰعیل صحابی۔ گواہ شد: بقلم خود محمد صدیق فرزند موصی۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۳۴: منکہ مریم بی بی زوجہ محمد شفیع صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ جو کہ ابھی خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: مریم بی بی۔ گواہ شد: چوہدری عبید اللہ والد موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۳۶: منکہ حاکم بی بی زوجہ عبد الحق صاحب قوم جٹ عمر ۶۰ سال ساکن بہوڑو چک ۱۸ ڈاکخانہ ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: حاکم بی بی زوجہ چوہدری عبد الحق۔ گواہ شد: محمد صادق بہوڑو چک ۱۸۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۷۸۹: منکہ خیر الدین ولد سراج دین صاحب لنگر عمر ۶۰ سال ساکن ڈسکہ حال سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان پختہ جو کہ پانچ مرلے میں ہے۔ اور تین کمروں پر مشتمل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی خاص آمدن نہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی آمد پیدا کروں۔ تو ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: خیر الدین صحابی موصی گاس منڈی بردوکان عبد الرحمن خیر الدین سیالکوٹ۔ گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: سیف اللہ خالد۔

وصیت نمبر ۱۱۸۶۸: منکہ بدر دین ولد مستری غلام حسن صاحب راجپوت عمر ۵۴ سال ساکن چک ۱۴۲ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۴۱ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اب میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ ایک مکان واقع دارالشکر قادیان پندرہ مرلہ اراضی میں تھا۔ اب میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو سیپ کے طور پر ہے۔ ششماہی سیپ ۷ من پختہ گندم آتی تھی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کرتا ہوں۔ اراضی مذکور رہائشی مکان اگر واپس ملا۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ غیر معین آمدنی سالانہ کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد: بدر دین۔ گواہ شد: مستری احمد دین ساکن سمندری۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۸۷۰: منکہ احمد دین ولد میاں بڈھا صاحب راجپوت عمر ۸۴ سال ساکن دار الرحمت قادیان حال سمندری ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ قادیان محلہ دار الرحمت میں میری ۱۵ مرلہ اراضی میں مکان واقع تھا۔ دو مرلہ اراضی سکوور والی جگہ میں تھی وہ مسترقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ لیکن اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمدنی جو اندازاً مبلغ ۲۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا ہوں (حال ربوہ پاکستان) اگر مشرقی پنجاب والی اراضی واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ آمدنی کے کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان (وقادیان) ہوگی۔ العبد: مستری احمد دین سکونتی سمندری۔ گواہ شد: سید محمد حسین شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمندری۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۹۴: منکہ محمد ناصر ولد چوہدری بوٹے خان صاحب کشمیری عمر ۱۹ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت موجود نہیں۔ فی الحال میری مستقل کوئی آمدن نہیں۔ البتہ تجارت کے ذریعہ کچھ کماتا ہوں جس کا اندازہ مبلغ ۶۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا ہوں۔ کمی بیشی آمدنی کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: محمد ناصر ولد بوٹے خان ساکن قلعہ صوبا سنگھ ریلوے اسٹیشن تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: عبد الرحمٰن خاں مولوی ٹیچر۔ گواہ شد: عنایت اللہ امیر جماعت بہلول پور ضلع سیالکوٹ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

جلسہ سیرت النبیؐ بروز اتوار ۲ بجے بعد دوپہر احمدیہ گرلز سکول میں زیر صدارت بیگم صمد صاحب ڈی۔ سی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد زیب النساء نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی حالت پر مضمون پڑھا۔ بشریٰ بیگم نے اخلاق حسنہ بیان کرتے ہوئے ہمسایوں اور مفتوح لوگوں سے سلوک بیان کیا۔

سیدہ طینت نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے عورتوں پر احسان پر مضمون پڑھا۔ سیدہ عظمت نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات بیان کرتے ہوئے۔ بچوں اور عورتوں پر احسانات بیان کئے۔

زبیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری تبلیغ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رحم اور رحمدلی اور بردباری کو بیان کرتے ہوئے غلاموں سے سلوک بیان کیا۔ بیگم رشید قریشی (غیر احمدی) نے رسول کریم صلے اللہ وسلم کے حالات بیان کئے۔

محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مختلف پہلوؤں سے بدلائل رحمت للعالمین ثابت کیا۔ تقریباً ہزار کے قریب مجمع تھا۔ جس میں غیر احمدی معزز مستورات اور افسران کی بیویاں بھی شامل ہوئیں

محمد آباد اسٹیٹ

جلسہ سیرۃ النبیؐ نبی سرور ڈلی پر کیا گیا۔ احمد آباد اور محمد آباد کے اکثر دوست جلسہ میں شامل ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور حضور کی تبلیغی مساعی اور کفار مکہ کی مخالفت کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔ حاضری ڈھائی سو کے قریب تھی

پیرکوٹ

جلسہ سیرۃ النبیؐ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت ملک محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت مقامی شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی نے فضائل آنحضرت صلعم کے موضوع پر ایک مدلل اور مفصل لیکچر دیا۔ جس میں آپنے تاریخ اسلامی کی روشنی میں بعض ایمان افروز حالات بیان کئے۔ سامعین کافی متاثر ہوئے

تعلیم القرآن المجید!

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

ابتداء سے خلافت ثانیہ میں سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت جماعت کے مرد و زن اور خورد و کلاں کو قرآن پاک کے ترجمہ سے آگاہ کرنے کے لئے اسباق القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ بعد میں یہ سلسلہ معرض التوا میں پڑ گیا۔ اب اسی بنیاد اور ترتیب کے ماتحت اسباق القرآن۔ "تعلیم القرآن المجید" کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔ اور اس وقت تک دس پاروں کا ترجمہ سورۃ توبہ کے خاتمہ تک شائع ہو چکا ہے۔ ہر رکوع کے متن اور ترجمہ سے بیشتر اس رکوع کے تمام نئے الفاظ کا حل لغات اور دو دو تین تین معانی درج کئے گئے ہیں۔ نیز ہر صیغہ کے فعل یا اسم یا حرف ہونے کی حالت میں وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے بعد اسی رکوع کا متن اور تحت اللفظ ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ دس پاروں کے اسباق مبتدی کے لئے قریباً ایک سال کا کورس ہے نظارت تعلیم و تربیت اس مختصر نوٹ کے ذریعہ احباب جماعت اور جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ ان اسباق کو ذیل کے پتوں سے خرید فرمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ نظارت ہذا کی رائے میں یہ سلسلہ اسباق احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت مفید ہے۔

(۱) جلسہ کے ایام میں، نیا بازار

ایڈریس:۔ ربوہ ضلع جھنگ

(۲) حکیم محمد لطیف شاہد تاجر کتب گوالمنڈی مین بازار ۱۳ لاہور

(ناظر تعلیم و تربیت)

سیدنا حضرت صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا

نہایت ضروری ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام خدام جلسہ سالانہ پر اپنے خیمے لگا کر رہیں گے۔ مکانات کی بہت قلت ہے۔ اس لئے خدام خیمے ہمراہ لائیں۔ یا خیموں کا سامان ساتھ لیکر آئیں اور اپنے خیمے بنا کر رہیں۔ ایک خیمہ کیلئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوگی۔ دو دو تہیاں۔ چار لاٹھیاں۔ آٹھ کھونٹے۔ رسی۔ ہر خیمہ والے ایک چھوٹی بالٹی ضرور ساتھ لائیں۔ ایک خیمہ میں دس آدمی رہ سکیں گے۔

نمائش کے متعلق تصحیح

مورخہ ۱۷/۱۲ کے الفضل میں صفحہ نمبر ۳ پر ناظر امور عامہ کی طرف سے ایک اعلان "احمدی احباب نمائش میں حصہ لیں" کے زیر عنوان چھپا ہے۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ نمائش غالباً مارچ ۱۹۵۰ء میں منعقد ہوگی۔ یہ درست نہیں ہے۔ یہ نمائش وسط جنوری ۱۹۵۰ء سے شروع ہو رہی ہے۔

دواخانہ خدمتِ خلق کی اکسیریں اور تریاق

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت سے یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں۔

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت سے یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں

دواخانہ خدمتِ خلق میں محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں۔ بعض سابق اطبار کے مشہور نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ ان کے علاوہ دواخانہ خدمت خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول کا جو نسخہ بھی آپ چاہیں۔ دواخانہ تیار کر کے دے سکتا ہے۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔

تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ پیٹ درد ہیضہ ہو۔ بچھو اور سانپ کاٹے۔ بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا سمجھ لیا کہ تنخواہ دار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قیمت درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲/

ہمدرد نسوال

یہ اٹھرا کے مرض کی گولیاں ہیں۔ جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا بچے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بے نظیر نسخہ ہے اگر پہلے مہینہ سے شروع کر دی جائے تو نہ صرف حمل محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ عمدہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس سارے ایام حمل کے لئے سولہ روپے

شباکن

ملیریا کی بے نظیر دوا ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ خون میں کمی آجاتی ہے۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ

حبّ مروارید عنبری

دل و دماغ کی بے نظیر دوا ہے سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے یہ ایسی مجرّب دوا ہے کہ سینکڑوں طبیب اس کی خوبی کے معترف ہیں۔ قیمت ۸۰ اسی گولیاں پانچ روپے

زود جام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اسکی تعریف میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر لکھنا کافی ہے کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے

اکسیر شباب

جن لوگوں پر جلد بڑھاپا آجاتا ہے اور ان کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے ان کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اسکے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی تفصیلات میں جانا مشکل ہے۔ قیمت تین ۳ خوراک چھ روپے۔

حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماروں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپے

سفوف جند

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں انکا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ دس آنے

حب لبماک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑ سے اس طرح اکھاڑ دیتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ نما کھانسی ہو۔ ان کو اس کا استعمال بہت مفید پڑتا ہے قیمت سو گولیاں دو روپے

اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں یا مر جاتے ہوں اس کا استعمال ان کو اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کے لئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر اور بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ جبکہ ساتھ اسے بھی استعمال کیا جائے۔ حضرت خلیفہ اول اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے

حب جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں، مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ نیند کا اڑ جانا دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ چھوٹے چھوٹے خطرات پر دل میں دہشت کا پیدا ہونا۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے نہایت آزمودہ ہے۔ دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ۲۰ روپے

معجون نونل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولے دو روپے

سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کے لئے ہم نے یہ بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲/- ۲ روپے

فضل الٰہی

یہ دوا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ ہے۔ جس کے کھانے سے ان عورتوں کے ہاں جن کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نوے فیصدی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس جو ایام حمل کے لئے کافی ہوتا ہے بیس روپے

معجون مقوی

سرد جسم کو گرم کرنے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی۔ ہر شخص کمزور اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

اکسیر نزلہ۔ پرانے نزلہ کے لئے بے نظیر دوائی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

شفائی

یہ بخار کی بے نظیر دوا ہے۔ جو ملیریا کسی طرح نہیں اترتا۔ شباکن کے ساتھ اس کا استعمال کرنے سے اتر جاتا ہے۔ جسم میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے

معجون کہربا۔ جن عورتوں کو ایام ماہواری میں خون کثرت سے آتا ہو ان کے لئے نہایت کارآمد دوا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/

حب کیساب

کیساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ڈیڑھ روپیہ

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں۔ اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ وہ اس دوا کو استعمال کر کے دیکھیں سل دق کا زور فوراً ٹوٹ جائے گا انشاء اللہ اور جو دوائیں پہلے اثر نہ کرتی تھیں۔ وہ اثر کرنے لگ جائیں گی۔ قیمت چار روپے

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں۔ یہ سرمہ دور دور تک مشہور ہو چکا ہے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں، کمزوری، پانی آنے، ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۳ روپے ۶ ماشہ ایک روپیہ دس آنے ۳ ماشے ۱۵/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ